السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مستورات کوٹاکیز سینما وغیرہ دکھلانا جائز ہے یانہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مستورات کوایسی مجالس میں لے جانا، ان کوذہنیت پر برااثر ڈالتا ہے ۔

نوٹ

،سینما بائیسکوپ فلم آج کل بڑے وسیع پیمانے پر بطور تجارت وروزگار کے اپنایا جارہاہے جس میں بے شمار منکرات ہیں ان کی تفصیل کےلئے مندرجہ ذیل تشریح ملاحظہ کیجئے

تشریح

(از قلم حضرت العلام مولانا ابوالفضل عبدالحنان صادہلوی)

مغربی دنیا فخر کرتی ہے اوراسے ناز ہے کہ وہ اپنے علوم وفنون اور ایجادات سے تمام بنی نوع انسان کوفائدہ پہنچارہی ہے لیکن اہل مغرب نے کبھی اس پر غور کیا ہے کہ ان کے علوم وفنون سے دنیا کو نقصان کس قدر پہنچ رہے ہیں ۔

یورپ کے علوم وفنون اوراس کی ایجادات واختراعات کی منفعت بخشی کے ہم معترف اورقائل ہیں اس نے بری وبحری وشوارگذارراستوں کو آسان سے آسان تر کردیا انسان آسمان پر اڑنے لگا زمین کی طویل مسافتیں چند دنوں اور گھنٹوں میں طے کی جانے لگیں چند منٹوں بلکہ لمحوں میں دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک دم بدم کی خبریں اور تقریریں سن سکتا ہے یہ سب کچھ صحیح اور بجا مگر ان علوم وفنون کی ایجادواختراع کی روز افتروں ترقی ہی نے یورپ کی جوع الارضی کو اس قدر تیز کردیا ہے کہ اسے کسی طرح قناعت نہیں ہوتی اہل یورپ نے تقریباً تمام مشرقی قوموں کا اپنا غلام اور محکوم بنالیا ہے اوراگر کوئی قوم خوش نصیبی سے اب تک ان کی گرفت سے بچی ہوئی ہے تو نہیں کہا جاسکتا، کہ ان کی آزادی بھی کب تک برقرار رہے ۔

بہاور حبشیوں کی دردناک تباہی کا جگر پاش منظر بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، حبشیوں کو اطالیوں کی تہذیب وشائستگی اوران کی شجاعت ومردانگی نے نہیں بلکہ تباہ کن ایجادات واختراعات نے غارت کیا جنگیں پہلے بھی ہوا کرتی تھیں لیکن پہلے نہ اس درجہ ہوس ملک گیری تھی نہ ایسے تباہ کن حالات کے کہ آنا فاناً میں ساری دنیا میں امن وامان درہم وبرہم ہوجائے یہ سب یورپ کے علوم وفنون اوراس کی ایجادواختراع سے صرف امن وامان ہی کو نقصان نہیں پہنچ رہاہے بلکہ مذہب واخلاق اور تہذیب وشرافت کی وہ تباہی ہورہی ہے کہ الامان والحفیظ ۔

سینمار یورپ کی ایک عالم فریب مخرب اخلاق ایجاد ہے پہلے تو تصویریں جانداروں کی طرح صرف نقل وحرکت ہی کرتی تھیں لیکن سنا ہے کہ اب وہ باتیں کرنے اور گانے بھی لگی ہیں اس سے اس کی دلآویزی میں بیش از بیش اضافہ ہوگیا ہے یہ ایجاد بھی اپنے اندر بہت سی تباہیوں اور بربادیوں کا سامان رکھتی ہے جہاں یورپ اور امریکہ سے بہت سی دبائیں ہندوستان میں آئیں سینما بھی آیا یورپ اورامریکہ کی خوش حالی، دولت مندی فارغ البالی کی انتہا نہیں ہے وہاں مال ودولت کی بارش ہوتی ہے اس کے برعکس ہندوستان مفلس وقلاش ہے نوے فی صد آدمیوں کو بھی دونوں وقت پیٹ بھر کر روٹی نہیں ملتی لیکن سینمار کی دل چسپیوں کا یہ حال ہے کہ دن بھر مزدوری کرکے تین چار آنے پیسے کمانے والا بھی سینما دیکھے بغیر نہیں رہتا خواہ اس کے اہل واعیال رات کو بھوکے س جایا کرتے ہوں، سینما نے جہاں ہندوستان کو مالی تباہی وبربادی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے وہاں ہندوستانی شرافت و تہذیب جنازہ بھی نکال دیا ہے بداخلاقی وبے حیائی عام کردی ہے اب سینما کی تباہ کاریاوبرق پاشیاں مردوں سے گذر کر عورتوں تک پہنچ چکی ہیں ہزاروں شریف گھرانوں کی بہو، بیٹیاں سینما میں جاتی ہیں اورنہایت دیدہ دلیری اورڈھٹائی سے سینما کے حیا سوزاور مخرب اخلاق مناظر دیکھتی ہیں اورصد نفرین ولعنت ہے ان کے شوہروں پر کہ وہ انہیں روکتے تو کیا بلکہ خودلے جاتے، اوران کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ۔

سینما کی ترویج سے پہلے عصمت فروش وآبروباختہ عورتوں کی مجلس میں کوئی وقعت وحیثیت نہ تھی لیکن سینما کی برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے آبروباختہ عورتوں کوایک خاص پوزیشن دے دی ہے اب لوگ علانیہ رنڈیوں کی شان میں قصیدے لکھ رہے ہیں اورمدیران اخباران کی تصویریں اپنے پرچوں میں شائع کررہے ہیں ان تصویروں کےنیچے جہاں آراء بیگم، زبیدہ بانو، مختار بیگم اوراسی طرح کے دوسرے معزز نام درج ہوتے ہیں جن گھروں میں ان ذلیل فاحشہ عورتوں کا نام لینا بھی گناہ اورموجب شرم سمجھا جاتا تھا اب ان گھروں میں ان کی تصویریں آویزاں ہیں اورجن مجلسوں میں ان کا تذکرہ مکروہ خیال کیا جاتا تھا ان ہی مجلسوں میں اب فخریہ ان کے تذکرے کئے جاتے ہیں ان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سینما نے ہمارے ملک کی اخلاقی حالت کو کس طرح تباہ وبرباد کردیا ہے سینما سے ملک کے نوجوان جس طرح برباد ہورہے ہیں وہ ایک ناقابل برداشت مصیبت ہے وہ سینما میں ایکٹر

سوں کو دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کو بھی انہی کی زندگی کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے بے اختیار ہو جاتے ہیں پھر ان کو اس کا خیال مطلق نہیں رہتا کہ ان کا گھر برباد ہو گا تجارت ملیا میٹ ہو گی تعلیم ادھوری رہ جائے گی اور وہ سب سے بے پرواہ رہ کر نگارخانوں کا طواف شروع کر دیتے ہیں ملک کے دور دراز مقامات کے نوجوان کلکتہ اور بمبئی کا سفر کرتے ہیں اور ایکٹر بننے کے لئے طرح طرح کے نقصانات اور مصائب والآم میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان تمام والہانہ ایثار و قربانی سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انہیں خوبرو اور خوش ادا عورتوں کے ساتھ کام کرنے اور رہنے کا موقع مل جائے ، یہ تو ہمارے ملک کے نوجوانوں کا حال ہے لیکن ملک کی عورتوں میں بھی یہ جذبہ تیزی سے پیدا ہو رہا ہے چنانچہ وہ بھی اسٹیج ہو آنے اور اپنے حسن و شباب اور ناز و ادا کی نمائش کرنے کے لئے بے تاب و بیقرار ہو رہی ہیں ان حالات میں ہندوستان کی شرافت کا خدا ہی حافظ ہے اخلاق و کردار اور عزت و شرافت کی بربادی کے ساتھ غریب ہندوستانیوں کی محنت و مزدوری کے پیسے جس بے دردی سے منائع ہو رہے ہیں اس کے اندازے لے لئے فلم ایکٹروں اور ایکٹریسوں کی تنخواہوں پر نظر ڈالئے کسی کی چار ہزار روپے ماہوار کسی کی تین ہزار روپے ماہوار کسی کی ڈھائی ہزار روپے ماہوار کسی کے دو ہزار ، فلموں کی تیاری کے دوسرے گرانقد مصارف وہ اس کے علاوہ ہیں اس سے اندازہ کیجیئے کہ فلموں پر ماہانہ کتنا خرچ ہوتا ہو گا پھر جو سرمایہ دار فلم سازی پر اتنا سرمایہ خرچ کرتے ہیں وہ اس سے کتنا فائدہ حاصل کرتے ہوں گے اس سے اندازہ لگایئے کہ مفلس ہندوستان کے لئے سینما کس قدر غارت گر اور تباہ کن ہے ۔

ضرورت ہے کہ علماء کا طبقہ اس طرف توجہ کرے ، اور اخبارات ، مقررین ، واعظین اپنے اپنے حلقہ اثر میں سینما کے نقصانات سے پبلک کو مطلع کر کے اس سے روکنے کی کوشش کریں ، ، (اہلحدیث گزٹ بابت اکتوبر ۱۹۳۲ء سہ)

نوٹ

جو مسلمان سینما بائیسکوپ کا کاروبار کرتے ہیں وہ ذرا اسلام کی تعلیم کی روشنی میں اپنے اس دھندے پر غور کریں اور انصاف کی عینک لگا کر دیکھیں کہ ان کا یہ دھندا حلال ہے یا حرام ؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 471

محدث فتویٰ